

آ درش لوک یکچیز کا

کتاب الفبا

قیمت ار

بن ایند کو یکسیلنر ویریه کلال و صلی

کافیشن امیل وائف کے لئے

ننگال کے بالو بنے ہیں بھٹی کے مسٹر بنے ہیں
 بننے کی بھی عادت اتنی سی ہے سب لوگ تراثر بنے ہیں
 نوٹ پاؤں یہ سو بنوالوں کا اس طرح گذارنا ہے
 سردی کی بھینک رالوں میں سگریٹ کا سہارا بننا ہے
 جب دل کا چین اڑ جاتا ہے سرد در و گوارا بننا ہے
 اور تہ بند کی ماری آنکھوں میں پر لوں کا اشارہ بننا ہے
 سینوں میں چو سے دوڑنے ہیں گردن میں منارہ بننا ہے
 جو وقت سناتے ہیں کٹھن کہا سخت نظر ادا بننا ہے
 ایسے میں جو پاکٹ خالی ہو تو ٹکڑے جدا کر پیتے ہیں

بننے کی بھی عادت
 اسی پانچویں بجیں چلتا ہے یہاں چار منہارا چلتا ہے
 اس طرف جو موٹر چلتی ہے تو اڑھم کھٹا چلتا ہے
 کالے مو یا ریڈ اینڈ وائٹ سر سگریٹ ہمارا چلتا ہے
 بنگھی کی طرح پیلا ہاتھی دی بکس ہمارا چلتا ہے
 ٹیک اور کیپٹن کا کیا خوب سننا چلتا ہے
 صدقے میں یارو، اپنا بھی گذارا چلتا ہے
 جگوا انہیں اچھا رکھے جو سب کو پلا کر پیتے ہیں

بننے کی بھی عادت
 کوئی ہے اس کے سر سے لاکھوں ہی بلائیں تل جابیں
 انھوں کی طرح لہرائے دھواں دل والے دیں یہ محل جابیں
 شریٹ کے مارے بھی کٹ ہیں رکتے ہوئے کام نکل جابیں
 ان سے کھٹ آجائے دشمن کے ارادے بدل جابیں
 بن طبع بننا ہے چینی وہ لوگ ہیں تو پھیل جابیں
 بالو سبھل کر سدا گانا ایسا ہو تو پھیل جابیں

پیشیاں وہ ہیں جو سگریٹ کو نلکی میں لگا کر پیتے ہیں
 بیٹے کی بھی عادت

گانا میٹل نہ بدل رہی زمیں بدل رہا ہے آسمان
 بدل رہی ہوا میں اور بدل رہا جہاں
 بہنو! تمہارے سامنے بیڑ تھا سوال ہے
 نقش کے بھونٹنے کا مہینہ جہاں ہے
 گھونگھٹ ایلکال کے جو تم یوں اور نکلتی رہیں
 کاجل تین ہیں ڈال پھول سونگھتی رہیں
 ٹائیڈوں کی ساڑیوں میں تین اٹھارتی رہیں
 نیشن پر پل میں عمر گزارتی رہیں
 میٹ جا میں گئے یہ ملک اور یہ جاتیاں تمام
 جو تم نہ تھا تو کی آنح وقت کی انعام
 بہنو! تمہارے کندھوں پر غصہ کا بار ہے
 سودھ صوم کی سودیش کی تمہیں لیکار ہے
 جاگو بھوشن کی ناٹاؤں جاگو دھرتی کی ستیاؤں
 جاگو تفران اور گھٹاؤ

مردوں کے فیصلوں کا تو وہی پیرانا ڈھنگ
 داسی بنا کے ہمسکو رکھنا چاہتے ہیں سنگ
 عادت پیرانی مردوں کی کبھی نہ جائے گی
 تہذیب انکی ہے راہیں یہی سکھائی گی
 بس کم سے تو انہیں رنگیلا پیار چاہیے
 کچھ پوچھنے کا بھی نہیں ادھیکار چاہیے
 پردہ پٹاؤ بھرم کا یہ شرم چھوڑ دو

عورت یہ جو شرم کرے وہ دھرم چھوڑ دو
 مردوں کے کارناموں کے لئے ہیں رنگ ڈھنگ
 مردوں کے ہاتھوں سے سدا یہی ہوتے آئے جنگ
 یہ جنگ اب نہ ہوں نہ ظلم نہ کہیں ہو زور
 لمیس آنح اپنے ہاتھ میں لو ان غنی باگ دور

جاکو شناسنی کی اوتاری، جاکو شناسنی کی ادھیکاری

جاکو گیم گیم کی سناری

دگیان کا انہیں ہوا اثر اگیان ہے

ماتا کہ چند لوگ ہیں گیس و مان ہے

ایم نہاتے واپس کو نہ اتنا دھیان ہے

ایم یہ ہی کھڑا ہوا ان کا مسکان ہے

راکٹ بنا کے سمجھے، تیری ہو گئی ہو گئی

ر ایسا بنت کی ہو آخ بیکی ہو گئی

دن رات جھوٹے خواب ہیں ہی جھوٹے ہیں

ہونا کتنا جائے، یہ بات بھولتے ہیں یہ

اپنی گریہ جھوٹ خانے گھوٹے کدھر

سارے جہاں کا بس انہیں کوئے لگا نگر

طاقت پور نے کا ہے انہیں پڑا لٹہ

اس کھینچ تان میں نہ ہو سبھی کی دوشنا

جاکو ہے گیان کی بالاد۔ جاکو ہو جی ہے مالا و

جاکو ہو جی ہے مالا و

کانا میلہ :- بچیم سے آزادی آئی، فیشن کی شہزادی آئی

آدنی ایڑی، بکھرے بال، پوئی پوئی جیاں

وہ لگے لوگ پرانے اب آئے نئے زمانے

یہ رنگ بدلتی تھی ہوا میں گاہیں نئے ترانے

وہ بیت گئے افسانے، اب گیت ہیں نئے بنانے

سٹری اور سلوار بیل کر، فرائڈ پیٹ پہنانے

جھٹ سے بال کرو یہ ڈاؤن یہ میڈم جھٹ سے پھینو گا ورن

میڈم ... مم ... مم ... بچیم سے آزادی آئی

یہ گھر کی جھنجھٹ نیا کو۔ یکسک کے لئے کہیں جاکو

نبدھن کر کڑیاں توڑ پھوڑ۔ دھرتی کی پریاں جاکو

میکسا اب ہر وقت سہرا لہو۔ شیشہ ہر بار نکالو

ان لائح بھری دو آنکھوں پر اک کالاجیشمہ ڈالا

میدم منہ میں لو سگریٹ، کھلائے آزادی کا گیت
 میڈم ... مم ... مم ... مم سے آزادی آئی
 ہونٹوں پہ لگاؤ لالی باتوں پہ چپھو صاؤ جالی
 ناخن پڑھا کر سسٹر جھپٹ پٹ ڈھونڈو اپنا مسٹر سے
 کھو عاؤ ڈالیں میں، ہارے رومالیں میں مست ہزاروں سے یہ آئی
 بنکے فیشن ایبل والے فیلو آج کسی لائف
 بن کے فیشن ایبل والے — پیہم سے آزادی —

گانا گانے
 ہو شرودی کے سائیں بابا میرے گوسائیں بابا۔ آئے ہم تیرے دربار میں
 ہو مسائیں آئے ہم تیرے دربار میں
 دور دور سے تیرے درشن کرنے آئے نہ تیری
 کلجک کے اوتاری بابا ہم ہو ٹرے چٹکاری
 پتھر کا سنگھا سن تیرا آسن تیرا اثر والا
 تیرے در پہ چھو آ چھات کلا بھی نہ لگتا تالا
 تو سے دیا تو دانا سب جگ تیرے کن گانا
 تجھ ساتھ کوئی سنا رہا میں —

مست و مسلمان سکھ عیسائی سب سے تیرا ناظر ہے
 تیرے دوار پر کم کر کوئی خدائی مانے نہ جانا ہے
 دین دین کی رکھتا کرنے دھونی تیری جتنی
 تیری دعا میں جنکے ساتھ ہوں انکی بلا میں ملین
 تیری شمرن جو آنا۔ تو ہے جس کو اپنا نا
 بیانہ ڈھلے خوف دھار میں —

نردھن شردھن نربل کو بلوان تو ہی کرنے والا
 اندھوں کو آنکھیں، گونگوں میں زبان تو ہی بھرنے والا
 کو لے لے کر تیری آس کر یا س تیرے جیبا آئے
 تیری کر یا سے ایسے رنگ کیا ہمارے گیت جاتے
 کانٹے بھی تھکے گو پیار سے۔ بھونوں سے بھی رکھو ارے
 جی تھے ہیں تیرے ہار میں

موسائیں آئے ہم تیرے دربار میں
شیر دی کے سائیں بابا ہم تیرے گوسائیں بابا۔ آئے ہم تیرے دربار میں
گانا نمبر ۵

جھومورے جھومنے کے دن آئے۔ بھولوں کو چومنے کے دن آئے
زندگی کے منہ کے لے لے لے لے لے
گنتلی میا گنتلی میا سپ چنی لالا مالو
دنیا کرے کھٹوٹی۔ دنیا کو مارو گولی
ہم مستوں کی لولی۔ کلیوں سے لھرے جھولی
بولیں گٹ پٹ لولی۔ آئے ہیں غرضب گولی کھیا۔ گنتلی میا۔
دربا اچھا مارے۔ جھٹک تورے کنارے
دن میں دکھائے نارے۔ کہی نہ خوانی پارے
کریا کسی سو مارے۔ اسی سے سہارے پیارے آ۔ گنتلی میا۔
اکیھاں بھڑک کیٹیں۔ بجلی شکرک گنتلی
دھرتی دھڑک گنتلی۔ دنیا بھڑک گنتلی
کھو پڑی تڑک گنتلی۔ آلتی شکرک گنتلی میا۔
گانا نمبر ۶۔ شکرک پیار کی کڑک بڑی ہے ہر سوچے بازار میں
اگر بار کوٹنا تو پھٹو دل کی موٹو کڑی میں
سنبھل سنبھل خیل موڑ موڑ تیرے ایک سیدنت کا ڈر ہے
کہیں بولیں والا نہ لکھ لے جو چھے کبیر سے
دل والو بدنام نہ ہونا چھوٹ موٹے سترکار میں۔ شکرک۔
پیار کا نسودا مہنگا پیارا کا سونج کچھ کمر نہڑھنا
تو رہو جو بیت لیسی انجنوں سب کی کتابیں پڑھنا
گھائے ہی کو نفع نہ ہونے پیارے کاروبار میں۔ شکرک۔
بیچھا اگر نگرے جو دشمن دنیا والے
چور لٹیرے ڈاکو آگے آکر دھول اچھالیں
"تو دیا کے ایک بیشرد وڈو فنی کی رفتار میں۔ شکرک۔
گانا نمبر ۷۔ جیون پتھ میں ہے کہاں، پتھک پتھک آرام
چلنا ہی سہی زندگی مرگنا موت کا نام

چلتا چل چلتا چل تو چلتا چل تو چلتا چل
 دھوپ ہو یا چھاؤں ہو، دور نیرا گاؤں ہو
 چاہے تھکے پاؤں غول، مالکے نیرا ہائے
 بھولوں کا باغ دکھاتا تو کھانوں سے کبھی نہ ملے۔ چلتا چل۔
 مت مانگ دیا کی کھکشا۔ یہ تیری انہی پر کھکشا
 اس جگ جہون کی حوالا میں تو گندن بنکے رگل۔ چلتا چل۔
 مت گنوا از کھین سے موتی۔ سیح کی جھکے کی جھوٹی
 ہر دم سورج کو تہ ڈھک سکا۔ اڑنا پھرنا بادل۔ چلتا چل۔
 اکدن دکھ در دہلیں گے۔ نیرے شکر کے دیب جھیں گے
 اکدن ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے۔ دنیا کے کپٹ اور پھل۔ چلتا چل۔
 دکھوں کے مٹا چل ڈکھڑے، ٹھکرا چاندی کے ٹکڑے
 سدا صاف ترے اکرتو یہ بڑا، تو ان پر رہنا اٹل۔ چلتا چل۔
 منزل سے اگر رکھتے پانی۔ دے پرائوں کی قربانی
 اپنی سچائی کے بل سے جھوٹے قالون بدل۔ چلتا چل۔
 گناہ سادہ جہون آویخ خیال سے دیش تھا یہ خیال
 فیشن کے قیلوں نے دیکھو اسے کیا مر باد
 اوپر سے اچھے، کھینے سے کالے سمجھے نہیں سمجھائے رے
 فیشن کے اندھے دنیا میں دیکھو یک یک ٹھوکر کھائے رے
 باہر کی جھوٹی جھک دمک پر آنکھیں سب کی چندھالی
 من کا میل خیمڑا لے کے بدلے کیردوں کی کرتے صفائی
 ترک بھڑک میں تاپتا پتا کی دولت کو دیکھو لٹائے رے
 اصلی سے سننا۔ نقلی سے مہنگا آیا سے کیسا زمانہ۔ فیشن۔
 سولے کے بدلے دنیا کو دیکھو پتیل سے بھرتی خزانہ
 اندھیار کے کوہ سمجھیں اُجالا۔ اپنے ترس کوئی کھائے رے
 گناہ سادہ۔ نرم ٹھیکہ کیا رہے بیٹھے ہو دھرم کی ان دو کالوں پر
 انسانوں کو جو سمجھے اچھوت تخت ایسے انسانوں پر

